مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی کے اسفار

﴿قسط دوم آخر﴾

کشمیر سے تعلق ملازمت کا خاتمہ اور بھیرہ واپسی

ریاست جموں وکشمیر سے جو تعلق ملازمت مہاراجہ نبیر سنگھ کے ذریعہ 1876ء میں ہوا تھا وہ ستمبر 1892ء میں اس کے نالائق جانشین مہاراجہ پرتاب سنگھ کے ذریعہ ختم ہوا اور آپ بھیرہ واپس تشریف لائے۔ جہاں آپ کا ارادہ ہوا کہ بڑے وسیع پیمانہ پر ایک شفاخانہ ہو اور ایک عالی شان مکان تعمیر کیا جائے چنانچہ آپ نے مکان کی تعمیر زوروشور سے شروع کرادی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں شرکت

آپ نے اوائل 1893ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور بصیرت افروز لیکچر بھی دیا۔

قادیان کی طرف مستقل ہجرت

1893ء میں کسی ضرورت کے سبب لاہور تشریف لائے۔ لاہور آکر آپ کو حضرت مسیح موعود کی زیارت کا خیال آیا اور آپ قادیان تشریف لے گئے۔ اس ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں'' میں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کے لئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا اب تو آپ فارغ ہیں میں نے عرض کیا ہاں ارشاد فرمایا آپ رہیں میں سمجھا دو چار روز کے لئے فرماتے ہیں ایک ہفتہ خاموش رہا فرمایا آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں تب میں سمجھا کہ زیادہ دنوں رہنا پڑے گا تعمیر کا کام بند کرادیا۔ چند روز بعد فرمایا کتابوں کا آپ کو شوق ہے یہیں منگوا لیجئے تعمیل کی گئی فرمایا اچھا دوسری بیوی بھی یہیں منگوا لیں۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ ''لَا تَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ فِیْهِ تُهَانُ وَتُمْتَحَنُ'' (تذکرہ: 652) یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے مجھ سے فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو چنانچہ میں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں وطن نہیں دیکھا۔

مباحثہ جنگ مقدس میں شرکت

22 مئی 1893ء سے 5 جون 1893ء تک امرتسر میں مشہور مباحثہ جنگ مقدس ہوا آپ بھی اس مباحثہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ بطور معاون شامل ہوئے۔

سفر جنڈیالہ جون 1993ء

حضرت مسیح موعود مباحثہ سے فارغ ہو کر مسلمانان جنڈیالہ کی درخواست پر ایک دن کے لئے جنڈیالہ تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی ہمراہ تھے آپ مسجد میں آکر بیٹھ گئے اہل جنڈیالہ بڑے ذوق وشوق سے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے مناظرہ کے حالات سنتے رہے۔

سفر جموں

1895ء کے قریب حضرت مولوی نورالدین صاحب جموں کے بعض ارکان کی پرزور دعوت پر چند یوم کے لئے جموں تشریف لے گئے۔

سفر ڈیرہ بابا نانک

چولہ بابا نانک کو حضرت مسیح موعود نے بچشم خود ملاحظہ فرمانے کا فیصلہ فرمایا چنانچہ 30 ستمبر 1895ء کو 10 احباب کے ساتھ آپ ڈیرہ بابا نانک روانہ ہوئے ان میں حضرت مولانا نورالدین صاحب بھی شامل تھے چولہ کو دیکھنے سے ثابت ہو گیا کہ تمام جگہ قرآن ہی قرآن لکھا ہوا تھا اور کچھ نہیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے بابا صاحب کا ایسا سینہ کھول دیا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ اور رسول کے عاشق زار ہو گئے۔

سفر بہاولپور

1896ء کے نصف اول سے آپ حضرت مسیح موعود کی اجازت سے نواب صاحب بہاولپور کے علاج کے لئے بہاولپور تشریف لے گئے جہاں آپ کی ملاقات حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف سے بھی ہوئی۔

سفر مالیرکوٹلہ

حضرت نواب محمد علی صاحب رئیس مالیرکوٹلہ نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب سے قرآن مجید پڑھنا چاہتا ہوں چنانچہ حضرت اقدس کے ارشاد پر حضرت مولوی صاحب مالیرکوٹلہ تشریف لے گئے اور غالباً اپریل سے اکتوبر 1896ء تک وہاں قیام فرمایا۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اہل بیت بھی تھے۔

جلسہ مذاہب عالم لاہور

دسمبر 1896ء کے آخر میں مذاہب عالم کا عظیم الشان جلسہ لاہور میں منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا مضمون خدائی بشارتوں کے مطابق سب مضمونوں پر غالب رہا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس میں شمولیت فرمائی تھی آپ جلسہ کے ماڈریٹر حضرات میں سے تھے۔

علاوہ ازیں 27 دسمبر 1896ء کا وہ یادگار اجلاس جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور بعض دوسرے نمائندوں کی تقریروں کے علاوہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی زبان سے حضرت مسیح موعود کا مضمون سنایا گیا آپ ہی کی صدارت میں ہوا تھا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر لیکچر

حسب معمول آپ نے 1897ء کے سالانہ جلسہ انجمن حمایت اسلام میں شمولیت فرمائی 30 جنوری 1897 کو آپ کا لیکچر ہوا۔

ڈگلس کی عدالت میں گواہی

حضرت مولوی صاحب گواہی کے لئے بلائے گئے چنانچہ آپ نے 13/اگست 1897ء کو بیان دیا۔

سفر ملتان

حضرت مسیح موعود کی رفاقت میں آپ کو اکتوبر 1897ء میں سفر ملتان پیش آیا راستہ میں مختلف سٹیشنوں پر بہت سے لوگ حاضر ہوتے رہے۔ ملتان میں حضرت مولوی صاحب کے پاس آکر دوا پوچھنے والوں کا جمگھٹا سا لگا تھا۔

سفر مالیرکوٹلہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی دوسری شادی کے سلسلہ میں آپ مالیرکوٹلہ تشریف لے گئے اور خطبہ نکاح بھی آپ نے پڑھا۔

سفر گورداسپور

مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود پر حفظ امن کا مقدمہ دائر کر رکھا تھا جس میں پہلی پیشی کے لئے حضور 4 جنوری 1899ء کو گورداسپور تشریف لے گئے حضرت مولوی نور الدین صاحب حسب دستور اس سفر میں بھی حضور کے ہم رکاب تھے۔

سفر دھاریوال

مقدمہ کی پیشی کے لئے دھاریوال کا سفر اختیار فرمایا جہاں آپ نے 27 جنوری 1899ء کو خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

سفر گورداسپور

حضرت مسیح موعود کے ہمراہ مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں گواہی کے لئے 15 جولائی 1905ء کو گورداسپور کا سفر اختیار فرمایا۔

سفر سیالکوٹ

13 جنوری 1902ء انوار السلام سیالکوٹ کے مقدمہ میں بغرض شہادت سیالکوٹ کا سفر اختیار فرمایا۔

سفر کپورتھلہ

حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص فدائی خانصاحب محمد خان صاحب بیمار تھے جن کے علاج کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب حضور کے ارشاد پر 4/اکتوبر 1903ء کی صبح کو قادیان سے کپورتھلہ کے لئے روانہ ہوئے اور 7/اکتوبر 1903 کو واپس تشریف لائے۔

سفر لاہور

سیدنا حضرت مسیح موعود 20/اگست 1904ء کو گورداسپور سے لاہور تشریف لے گئے حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو بھی آنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ آپ اس فرمان پر قادیان سے مع اہل خانہ لاہور حاضر ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب کو دیکھ کر غیر از جماعت لوگوں کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے'' لو صاحب مرزے کا خلیفہ آ گیا''۔

گورداسپور میں قیام

آخر اگست 1904ء سے شروع اکتوبر 1904ء تک آپ مقدمات کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور میں مقیم رہے ہفتہ بعد آپ کا چھوٹا صاحبزادہ عبدالقیوم سخت بیمار ہو گیا۔ اس وجہ سے آپ نے اہل وعیال کو بھی بلوالیا گورداسپور میں آپ کی مجلس علم وعرفان بھی جاری رہی۔

سفر سیالکوٹ

27/اکتوبر 1904ء میں آپ حضرت مسیح موعود کی معیت میں سیالکوٹ تشریف لے گئے اور احباب کو اپنے وعظ سے نوازا۔ 2 نومبر کو حضور کا مشہور لیکچر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ گاہ میں شامیانوں کے نیچے لکڑی کا ایک سٹیج تھا جس میں حضور کے ساتھ ہی ایک کرسی پر آپ بیٹھے تھے اور آپ کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا اور آپ نے صدارتی خطاب بھی فرمایا تھا۔

سفر دہلی اکتوبر 1905ء

حضرت اقدس مسیح موعود 22/اکتوبر 1905ء کو دہلی کے لئے روانہ ہوئے اور دوسرے روز 23/اکتوبر دوپہر کو دہلی پہنچے۔ دہلی قیام کے دوران حضرت اقدس کو نقرس کی تکلیف ہوئی اس لئے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کو تار دیا گیا

کہ فوراً دہلی پہنچ جائیں۔ حضرت خلیفہ اول کو جب یہ تار پہنچی تو اس وقت آپ اپنے مطب میں تشریف رکھتے تھے تار ملتے ہی یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ حضرت صاحب نے بلاتوقف بلایا ہے میں جاتا ہوں اور گھر میں قدم رکھے بغیر سیدھے اڈہ خانہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ کیفیت یہ تھی کہ اس وقت نہ جیب میں خرچ تھا اور نہ ساتھ کوئی بستر وغیرہ۔ گھر والوں کو اطلاع ملی تو پیچھے سے ایک کمبل تو کسی شخص کے ہاتھ بھجوایا مگر خرچ کا نہیں بھی خیال نہ آیا اور شائد گھر میں اس وقت کوئی رقم ہوگی بھی نہیں۔ اڈہ خانہ پہنچ کر حضرت خلیفہ اول نے یکہ لیا۔ بٹالہ پہنچ گئے مگر ٹکٹ خریدنے کا کوئی سامان نہیں تھا چونکہ گاڑی میں کچھ وقت تھا آپ خدا پر توکل کر کے سٹیشن پر ٹہلنے لگے، اتنے میں غالباً ایک ہندو رئیس آیا اور حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کو دیکھ کر عرض کیا کہ میری بیوی بہت بیمار ہے آپ تکلیف فرما کر میرے ساتھ تشریف لے چلیں اور اسے میرے گھر پر دیکھ آئیں حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا میں تو امام کے حکم پر دہلی جا رہا ہوں گاڑی کا وقت ہونے والا ہے میں اس وقت نہیں جاسکتا اس نے منت کی اور کہا کہ میں اپنی بیوی کو سٹیشن پر ہی لے آتا ہوں آپ اسے دیکھ لیں چنانچہ وہ اپنی بیوی کو سٹیشن پر لے آیا آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا یہ ہندو رئیس چپکے سے گیا اور دہلی کا ٹکٹ حضور کے حوالہ کیا اور ساتھ ہی معقول نقدی بھی پیش کی۔

سفر لدھیانہ 4 نومبر 1905ء

سفر دہلی سے واپسی کے راستہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ قیام فرمایا اور حضور کے ارشاد پر جلسہ میں وعظ بھی فرمایا۔

4 جولائی 1907ء سفر لاہور

حضرت اماں جان بمعہ صاحبزادگان و دیگر اقارب و خدام اور حضرت نورالدین صاحب تقریباً اٹھارہ کس ہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ روز کے لئے بغرض تبدیلی ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

جلسہ آریہ سماج لاہور میں شرکت

آریہ سماج لاہور نے دسمبر 1907ء کے پہلے ہفتہ میں مذاہب کانفرنس کے نام سے ایک جلسہ کیا جس میں حضور بھی مدعو تھے۔ حضور نے ایک مضمون لکھ کر حضرت مولوی صاحب کے سپرد فرمایا کہ وہ جلسہ میں سنا دیں نیز فرمایا کہ ''اس وقت اگر مولوی عبدالکریم صاحب بھی زندہ ہوتے تو بھی میں مولوی صاحب ہی کو ترجیح دیتا''۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب بھی آپ ہی کے شاگرد اور خوشہ چیں تھے۔ چنانچہ آپ نے پوری بلند آواز سے یہ لیکچر پڑھا۔ لیکچر کا ایک ایک لفظ دلوں پر اثر کرتا تھا اور جب آپ قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھتے تو مجلس میں وجد کی سی کیفیت طاری ہوجاتی۔

حضرت مسیح موعود کا آخری سفر لاہور

حضرت مسیح موعود کے آخری سفر لاہور میں بھی آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ تھے حضرت مولوی صاحب کے لئے بھی یہ دن بڑی مصروفیت کے دن تھے آپ حضور کی مجلس سے فیضیاب ہوتے اور آنے والے احباب کو بھی شرف ملاقات بخشتے آپ کا کھلا دربار جس میں علم الابدان اور علم الادیان کے موتی بکھیرتے تھے ہر وقت کھلا رہتا۔ احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں آپ نے سورۃ فاتحہ سے درس قرآن شریف شروع کیا تھا جس میں بہت رونق ہوا کرتی تھی پنجوقتہ نمازوں میں جو آپ ہی پیش امام ہوا کرتے تھے آپ نے طلباء دینیات کو بھی لاہور بلا کر باقاعدہ تعلیم جاری رکھی۔

حضرت مسیح موعود کی مرض الموت کے آغاز میں حضور نے آپ کو بلوانے کا ارشاد فرمایا چنانچہ آپ حاضر ہوگئے حضور نے فرمایا'' مجھے سخت دورہ اسہال کا ہوگیا ہے آپ کوئی تجویز کریں پھر ساتھ ہی فرمایا کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دعا بھی کریں اور دوا بھی۔'' چنانچہ آپ نے بعض دوسرے احمدی ڈاکٹروں سے مشورہ کر کے علاج شروع کیا۔ مگر خدائی تقدیر میں اب اس فتح نصیب جرنیل کی واپسی کا وقت آن پہنچا تھا۔ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی اور چودھویں صدی کا یہ روحانی چاند اس دُنیا سے غروب ہوکر اگلے جہاں میں طلوع ہوگیا۔

نعش مبارک کے ساتھ لاہور سے قادیان کا سفر

26 مئی کو 1908ء تقریباً چھ بجے شام گاڑی لاہور سے بٹالہ کے لئے روانہ ہوئی۔ گاڑی میں جنازہ کے ساتھ اہل حضرت اقدس۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب اور حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے علاوہ حضرت اقدس کے بہت سے خدام بھی شامل تھے گاڑی 10 بجے کے قریب بٹالہ پہنچی احباب جنازہ کو شانہ بشانہ اُٹھا کر قادیان کی طرف روانہ ہوئے نہر کے پل کے قریب جماعت قادیان کے دوست بھی آشامل ہوئے۔

27 مئی کو آٹھ بجے جنازہ قادیان پہنچا۔ حضور کی نعش مبارک بہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں رکھ دی گئی۔ اور سب لوگ اردگرد جمع تھے جہاں اتفاق رائے سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب کیا اور حضرت مولانا نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

بطور خلیفۃ المسیح الاول سفر

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے چھ سالہ دور خلافت میں صرف دو سفر اختیار فرمائے ایک سفر ملتان اور دوسرا سفر لاہور جن کا کسی قدر اختصار کے ساتھ ذکر درج ذیل ہے۔

سفر ملتان

جولائی 1910ء کے آخری ہفتہ میں حضرت خلیفہ اول نے سفر ملتان اختیار فرمایا جو خلیفہ بننے کے بعد آپ کا پہلا سفر تھا اس سفر کی وجہ یہ ہوئی کہ ملتان کا ایک سپاہی محمد تراب خان نامی جس کے دماغ میں خلل تھا۔ چھ ماہ قبل قادیان آیا اور آپ کے زیر علاج رہا یہ شخص قادیان سے ملتان گیا اور اقدام قتل کے الزام میں گرفتار ہوگیا جس پر آپ کو ملتان شہادت کے لئے طلب کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول 24 جولائی 1910 کو شام 4 بجے بذریعہ ٹانگہ قادیان سے بٹالہ کے لئے روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ بعض دوسرے خدام بھی تھے بٹالہ سے بذریعہ ریل لاہور کے لئے روانہ ہوئے اور شام کے وقت لاہور پہنچے۔

25 جولائی کو آپ شیخ رحمت اللہ صاحب کی درخواست پر آپ کی دوکان واقع انارکلی تشریف لے گئے اور سب کمروں میں اپنے قدم مبارک سے برکت بخشی اسی روز 25 جولائی کو آپ لاہور سے بذریعہ ریل ملتان روانہ ہوئے لاہور کی جماعت کے بہت سے دوست مشایعت کے واسطے سٹیشن پر حاضر ہوئے۔ 26 جولائی 5 بجے صبح کے قریب گاڑی ملتان سٹیشن پر پہنچی۔ سٹیشن پر آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا اور آپ کے رفقاء محلّہ شاہ یوسف گردیزی میں سید محمد شاہ صاحب گردیزی کے ایک مکان پر فروکش ہوئے۔

کچھ وقت کے بعد آپ رائے کیشو داس صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں بیان کے لئے تشریف لے گئے۔ رائے صاحب نہایت درجہ اخلاق سے پیش آئے آپ کو کرسی پیش کی اور معذرت کی کہ آپ کو ملتان آنا پڑا اور قانونی مجبوری سے اپنی بے بسی کا اظہار کیا شہادت کے بعد آپ مکان پر واپس تشریف لائے آپ کا ارادہ تو اسی روز واپسی کا تھا مگر بعض معززین ملتان کے اصرار پر ایک روز ٹھہرنا منظور فرمالیا۔ 27 جولائی کو آپ نے عمائدین ملتان کی درخواست پر ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ایک نہایت درجہ اثر انگیز خطاب فرمایا۔ تقریر کے بعد آپ اسٹیشن پر تشریف لے گئے آپ بذریعہ ریل 28 جولائی صبح چھ بجے لاہور وارد ہوئے۔

قیام لاہور کے دوران آپ نے جمعہ بھی پڑھایا اور 31 جولائی کی صبح کو احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں ایک پبلک تقریر فرمائی بعد ازاں آپ مع خدام لاہور سے بذریعہ ریل بٹالہ روانہ ہوئے اور اسی دن 31 جولائی 1910ء کی شام کو بخیریت قادیان پہنچ گئے۔

سفر لاہور

حضرت خلیفہ اول نے وسط جون 1912ء میں سفر لاہور اختیار فرمایا جو کہ آپ کے دور خلافت کا آخری سفر ہے۔ حضرت مسیح موعود نے شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہاؤس سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کے مکان کا سنگِ بنیاد ہم رکھیں گے چنانچہ جب شیخ رحمت اللہ صاحب بنیاد رکھنے کی درخواست لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فوراً منظور فرمالیا کیونکہ آپ کے نزدیک اپنے پیارے آقا کے مُنہ سے نکلی ہوئی بات ضرور پوری کرنی چاہئے تھی۔

حضرت خلیفہ اول 15 جون کو قادیان سے لاہور تشریف لائے آپ کے ہمراہ آپ کے اہل بیت کے علاوہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور دیگر بزرگ رفقاء بھی تھے لاہور سٹیشن پر احباب جماعت نے پرجوش استقبال کیا۔ اسی دن شام کو شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی سب سے پہلے حضرت خلیفہ اول نے ایک پُر معارف تقریر فرمائی اور بالآخر فرمایا ہم اس وقت حضرت صاحب کے خاندان کے پانچ آدمی موجود ہیں (اپنے آپ کو بھی ان میں شامل فرمایا) آپ نے چار کرسیاں لانے کا حکم دیا اور ان چاروں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد کو اپنے سامنے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا ان کو بیٹھنے کا تردد تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کھڑے ہیں مگر آپ نے فرمایا ''میں تو تمہاری خدمت کرتا ہوں اور تمہارا ہی کام کر رہا ہوں تمہارے باپ کی جو میرا محسن اور آقا ہے میرے دل میں بڑی عظمت ہے آپ بیٹھ جائیں''۔

چنانچہ یہ بزرگ بیٹھ گئے اس کے بعد آپ نے تقریر کر کے اپنے دست مبارک سے بنیادی اینٹ رکھی اس کے بعد آپ کے حکم سے چاروں احباب نے بھی ایک ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے دعا کر کے رکھی۔ دوسرے دن 16 جون کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حکم سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تقریر کی آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رونق افروز ہوئے اور انہی آیات پر روشنی ڈالی جن آیات پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی روشنی ڈالی تھی گو رنگ بالکل نرالا اور جدا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مسئلہ خلافت اور دوسرے اہم اختلافی امور کے بارہ میں کھول کھول کر حق و صداقت کی ترجمانی کی۔ چنانچہ آپ نے مسئلہ خلافت پر روشنی ڈالتے ہوئے پوری شان و تمکنت کے ساتھ اعلان فرمایا۔

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے دیکھو میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کرلو۔ تھوڑے دن صبر کرلو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔

مکرم محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ ٹوگو

جماعت احمدیہ ٹوگو کا 8واں جلسہ سالانہ 2015ء

امسال ٹوگو جماعت کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا 8واں جلسہ سالانہ مورخہ 18 تا 20 دسمبر 2015ء کو دارالحکومت لومے میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ملک کی تمام جماعتوں کو جلسے کی اطلاع کے علاوہ ملک کے بڑے شہروں میں جلسے کی پبلسٹی کے لئے جلسے کے پوسٹر بھی لگائے گئے اور فیس بک پر بھی تشہیری مہم چلائی گئی۔ ریڈیو پر اعلانات بھی کئے گئے جس میں اہل علم، پادری حضرات و دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد کو دعوت عام دی گئی کہ دین کے متعلق معلومات اور سوالات کرنے کے لئے کوئی بھی اس جلسے میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس جلسے کے لئے ایک بڑا ہال بک کروایا گیا۔ اس ہال کو خوبصورت طریقے سے سجایا گیا اور ایک بڑے سائز کا بینر جس پر جلسہ کا موضوع لکھا ہوا تھا سٹیج پر لگایا گیا۔

حالات حاضرہ کے مدنظر جلسے کا خصوصی موضوع ”عصر حاضر کے مسائل اور ان کا حل“ تجویز کیا گیا تھا۔

نماز جمعہ کے بعد تمام حاضرین نے MTA کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی اور مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر و مشنری انچارج جماعت ٹوگو نے دعا کروائی۔ اس تقریب کی میڈیا کوریج بھی ہوئی۔

جلسے کے پہلے سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر صدر جماعت ٹوگو نے کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد عارف گل صاحب مربی سلسلہ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت کے بارے میں کی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا، اس میں تین مختلف زبانوں میں جوابات دیئے گئے۔

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد نماز کی اہمیت کے بارے میں درس دیا گیا۔ آج جلسہ کے دو سیشن ہوئے جن میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

دوسرے روز کے صبح کے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیدو منیرو صاحب نے احمدیت کے بارے میں تقریر کی۔ مکرم سوکلو محمد صاحب نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں تقریر کی اور اس کا لوکل زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس کے بعد اطفال نے قصیدہ پڑھا۔ مکرم عبدو یعقوبو صاحب نے شادی کی اہمیت کے بارے میں اور مکرم امیر صاحب نائیجر نے جماعت احمدیہ نائیجر کے بارے میں تقریر کی۔

نماز ظہر وعصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرے سیشن میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے لیڈر شپ کے موضوع پر اور مکرم آ کریم امین صاحب نے ”عصر حاضر کے مسائل اور ان کا دینی حل“ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس کا تین زبانوں میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

جلسہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مالی قربانی کے بارے میں درس دیا گیا۔

جلسہ کے آخری سیشن میں مکرم صالح میکائیل صاحب نے ”اس جدید دور میں ایک احمدی کا کردار“ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں احباب جماعت کے ایمان میں مزید پختگی کے لئے نومبائعین کو سٹیج پر دعوت دی گئی کہ احمدی ہونے کے بعد جو تبدیلی انہوں نے محسوس کی ہے وہ سب کے سامنے بیان کریں۔ چنانچہ کثیر تعداد میں نومبائعین اکٹھے ہو گئے سب کو باری باری موقع دیا گیا۔ یہ سلسلہ بہت ہی ایمان افروز رہا۔

اس جلسہ کی کوریج ٹوگو کے الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر ہوئی۔ ملک کا نیشنل ٹی وی TVT اور LCF نے اس جلسے کی کارروائی کو اپنی نیوز میں باتصویر نشر کیا جسے ملک کے طول وعرض میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس کے علاوہ ملک کے پانچ بڑے اخبارات نے اس جلسے کی کارروائی کو ایک مکمل صفحے پر باتصویر شائع کیا۔

مکرم صدر صاحب جماعت نے جلسہ کی برکات کو ہمیشہ یاد رکھنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد لوکل زبان میں نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ امسال جلسہ میں پورے ملک کی جماعتوں سے 1447 افراد نے شرکت کی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے باعث خیر و برکت فرمائے اور شاملین کو جلسہ کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

کلام الامام

گناہ دور کرنے کا طریق

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اصل غرض انسان کی پیدائش کی یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور ان باتوں سے جو گناہ کہلاتے ہیں بچتا رہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ گناہوں اور بدیوں سے بچے لیکن ان کے دور کرنے کا کیا طریق ہے؟ یاد رکھو کہ ہر گناہ اور بدی نری اپنی کوشش سے دور نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو پس اس کے واسطے ضرورت ہے کہ گناہوں کے ترک کرنے کے لیے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے تدبیر کے لیے چاہیے کہ گناہوں کو یاد رکھے کہ فلاں فلاں بات گناہ کی ہے اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ رات دن ان بدیوں کو دور کرنے کی فکر میں لگے رہو اور ان اسباب پر غور کرو جو ان بدیوں کا باعث ہوتے ہیں اگر ان بدیوں کا موجب بدصحبت ہے تو اس صحبت کو چھوڑ دو اور اگر خلق بد اس کا باعث ہے تو اس خلق کو چھوڑ دو ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور اسے چھوڑ نہیں سکتا جب تک کہ اس سبب کو نہ چھوڑے ہاں یہ بھی سچ ہے کہ بعض وقت انسان ان اسباب اور وجود کو چھوڑنا چاہتا ہے لیکن وہ عاجز ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنا چاہتا ہے مگر اس کے چھوڑنے میں قادر نہیں ہو سکتا ایسی صورت میں دعا سے کام لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگے تا وہ اسے اس گناہ کی زندگی سے رہائی دے۔ یاد رکھو گناہ کی زندگی سے موت اچھی ہے کیونکہ گناہ کی زندگی مجرمانہ زندگی ہے اگر اس پر موت وارد نہ ہو تو یہ سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے لیکن جب موت آجاتی ہے تو کم از کم گناہ کا سلسلہ لمبا تو نہیں ہوتا اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان خودکشی کر لیوے بلکہ انسان کو چاہیے کہ اس زندگی کو اس قدر قبیح خیال کر کے اس سے نکلنے کے لیے کوشش کرے اور دعا سے کام لے کیونکہ جب وہ حق تدبیر کا ادا کرتا ہے اور پھر سچی دعاؤں سے کام لیتا ہے تو آخر اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیتا ہے اور وہ گناہ کی زندگی سے نکل آتا ہے کیونکہ دعا بھی کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ وہ بھی ایک موت ہی ہے جب اس موت کو انسان قبول کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مجرمانہ زندگی سے جو موت کا موجب ہے بچا لیتا ہے اور اس کو ایک پاک زندگی عطا کرتا ہے۔

بہت سے لوگ دعا کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں سو یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ سے کہہ دیا اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لیے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لیے دعا کے واسطے پورا پورا اضطرات اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی پس چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے ساری دعاؤں کا اصل اور جز یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔

☆......☆......☆